

34535- کیا تشہد میں "السلام علیک ایہا النبی" پڑھا جائیگا یا کہ "السلام علی النبی"؟

سوال

کیا یہ صحیح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے بعد اگر کوئی شخص تشہد میں "السلام علیک ایہا النبی" کہتا ہے تو اس سے شرک کا خدشہ ہے، اور ہمیں اس کی بجائے "السلام علی النبی" کہنا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے
درج ذیل سوال کیا گیا:

1- ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما
بیان کرتے ہیں:

"میری ہتھیلی رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی تو آپ نے مجھے تشہد اس طرح سکھائی جس
طرح قرآن کی کوئی سورۃ سکھائی جاتی ہے:

الْحَيَاتُ لِلَّهِ وَالسَّلَوَاتُ
وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ
أَنَّ لَإِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

سب درود اور وظیفے اللہ ہی کے لیے

ہیں، اور سب عجز و نیاز اور سب صدقہ خیرات بھی اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور
اللہ کے نیک و صالح بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود
برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول
ہیں"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
اندر تھے، اور جب فوت ہو گئے تو ہم یہ کہنے لگے: السلام علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم۔

چنانچہ بہت سے لوگ یہ آخری الفاظ
کہتے ہیں، اور دوسروں کو بھی یہی کہنے کا حکم دیتے ہیں، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟
مستقل کمیٹی کے علماء کرام کا جواب
تھا:

”تشہد کا طریقہ جو رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم اپنی نمازیں پڑھا کرتے تھے اور اپنے صحابہ کرام کا اس کا حکم دیا
تھا وہ یہ ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کی درج ذیل حدیث میں موجود ہے:

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
کرتے ہیں:

”میری ہتھیلی رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی تو آپ نے مجھے تشہد اس طرح سکھائی جس
طرح قرآن کی کوئی سورۃ سکھائی جاتی ہے:

الْيَتِيَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ
أَنَّ لِلَّهِ إِلَهًا وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

سب درود اور وظیفے اللہ ہی کے لیے
ہیں، اور سب عجز و نیاز اور سب صدقے خیرات بھی اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور
اللہ کے نیک و صالح بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود

برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں

یہ سب سے صحیح طریقہ ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو یہی سکھایا، اور یہ نہیں فرمایا کہ:

”اگر میں فوت ہو جاؤں تو تم السلام علی النبی کہنا...“

کمیٹی کے علماء سے یہ بھی سوال کیا گیا:

کیا تشدید میں ”السلام علیک ایہا النبی“ کے الفاظ کہے جائیں، یا کہ ”السلام علی النبی“ کیونکہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل ہم ”السلام علیک ایہا النبی“ کہا کرتے تھے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ”السلام علی النبی“ کے الفاظ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

صحیح یہی ہے کہ نمازی کو تشدید میں ”السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا چاہیے؛ کیونکہ احادیث سے یہی ثابت ہے۔

لیکن جو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اگر یہ ان سے صحیح ثابت ہو جائے تو پھر یہ ان کا اپنا اجتہاد ہے، اسے صحیح ثابت شدہ احادیث سے معارض نہیں کیا جائیگا، اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس کا حکم ان کی زندگی سے مختلف ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بیان فرمادیتے۔

دیکھیں: فتاویٰ البیہ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11/7-13)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے
اس مسئلہ کی بہت ہی عظیم الشان توضیح کی ہے، اور ان الفاظ میں غائب کو پکارنے والے
کی نداء کے شبہ کا دعویٰ کرنے والے کا رد کرتے ہوئے کہا ہے:

قولہ: السلام علیک

کیا یہ خبر ہے یا دعاء؟

یعنی کیا آپ یہ خبر دے رہے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسلم ہیں، یا کہ یہ دعاء کر رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ ان
پر سلامتی بھیجے؟

جواب:

یہ دعاء ہے، اور آپ یہ دعاء کر رہے
ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر سلامتی بھیجے، چنانچہ یہ خبر دعاء کے معنی میں ہے۔

پھر کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو خطاب ہے جس طرح عام لوگ ایک دوسرے کو خطاب کرتے ہیں؟

جواب:

نہیں، کیونکہ اگر ایسا ہو تو اس سے
نماز ہی باطل ہو جائیگی؛ کیونکہ نماز میں کسی بھی آدمی اور شخص سے کلام کرنی صحیح
نہیں؛ اور اس لیے بھی کہ اگر واقعاً ایسا ہوتا تو پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
اجمعین یہ کلمات بلند آواز سے کہتے تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سن لیتے،
اور ان کو سلام کا جواب دیتے، جس طرح ان سے ملاقات کرتے وقت کیا کرتے تھے۔

لیکن جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ
رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "اقتضاء الصراط المستقیم" میں کہا ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر
سلام بھیجتے وقت آپ کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو استنثار کرنے کی قوت اس طرح
ہے گویا کہ آپ انہیں مخاطب کر رہے ہیں۔

اسی لیے صحابہ کرام السلام علیکم کہا کرتے تھے اور رسول کریم صلی اللہ وسلم سن بھی نہیں رہے تھے، اور وہ السلام علیکم کہتے حالانکہ وہ کسی علاقے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے علاقے میں ہوتے تھے۔

اور ہم السلام علیکم کہتے ہیں، حالانکہ ہم آپ کے علاقے کے علاوہ دوسرے علاقے اور ان کے دور کے علاوہ کسی اور دور میں ہیں۔

اور صحیح بخاری میں جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ وارد ہے کہ ہم وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا کرتے تھے، یہ ان کا اجتہاد ہے، جس میں ان سے زیادہ علم رکھنے والے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی مخالفت کی ہے جیسا کہ موطا امام مالک میں ہے کہ :

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو نمبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خطاب کیا اور تشہد میں یہ الفاظ کہے :

”السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ
”اس کی سند صحیح الاسناد ہے، اور پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں یہ الفاظ کہے اور صحابہ کرام نے اس کا اقرار کیا اور مخالفت نہیں کی۔

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بھی یہی سکھایا حتیٰ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تشہد سکھائی تو ان کا ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا، تاکہ وہ یہ الفاظ یاد رکھیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد انہیں اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن مجید کی کوئی سورۃ سکھائی جاتی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کہ عنقریب انہیں موت آئے گی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا تھا :

﴿يَقِينًا تَوْبَعِي مَرْنَةَ وَاللَّهِ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلِينَ﴾

بھی مرنے والے ہیں ﴿الزمر (30)﴾۔

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ نہیں فرمایا کہ تم میری موت کے بعد ”السلام علی النبی“ کہنا، بلکہ انہیں تشدد
اس طرح سکھائی جس طرح قرآن مجید کی سورۃ کی تعلیم انہیں الفاظ کے ساتھ دی جاتی ہے،
اس لیے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجتہاد کی طرف دھیان نہیں دیا جائیگا،
بلکہ ”السلام علیک ایہا النبی“ ہی کہا جائیگا۔

دیکھیں: الشرح الممتع (3/150)۔

(151)۔

واللہ اعلم۔